ملیشیا نے مغربی نہر کے نہر ۱ پمپنگ اسٹیشن نہر ۲ جامعہ ، نہر ۲ پمپنگ اسٹیشن نہر ۲ ریگزارکوٹ پر قبضہ کرلیا، امدادی کیمپ اور ہسپتال بند، مریض اور عملہ محفوظ مقامات پر منتقل

(صفحہ 2 سے آگے)

ہوگئی۔ ڈاکٹر ثمینہ ارشد خان نے بتایا کہ ہسپتال کے 105 میں سے 43 مریض اور عملے کے 12 ارکان کو ایمبولینسوں اور نجی گاڑیوں کے ذریعے محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا۔ ان کے مطابق ہسپتال کی بجلی کی فراہمی منقطع ہونے کے بعد جنریٹر پر انحصار کیا جا رہا ہے اور ایندھن کے ذخائر صرف 36 گھنٹے کے لیے کافی ہیں۔

ڈپٹی کمشنر مغربی نہر کالونی سید ذوالفقار حسین بخاری نے ایک ہنگامی پریس بریفنگ میں کہا کہ ضلعی انتظامیہ نے ریگزارکوٹ کے 14 دیہات سے 3 ہزار 200 خاندانوں کو نکالنے کے لیے 27 بسیں اور 9 ایمبولینسیں روانہ کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم کسی کو زبردستی نہیں نکال رہے، لیکن جو لوگ رات 10 بجے تک نہیں نکلے، ان کی ذمہ داری وہ خود ہوں گے‘‘۔ انہوں نے بتایا کہ متاثرہ علاقے میں 2 عارضی طبی کیمپ قائم کیے گئے ہیں جہاں 1 ہزار 450 افراد کو منتقل کیا جا چکا ہے۔

ڈی سی او نے کہا کہ ضلع کونسل مغربی نہر کالونی کے 6 ارکان کو ان کے گھروں سے حراست میں لیا گیا ہے اور ان کے خلاف مقدمات درج کیے جا رہے ہیں۔ ان میں کونسل کے چیئرمین حاجی نذیر احمد ڈوگر اور وائس چیئرمین شمیم اختر بھی شامل ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’کونسل کے فنڈز سے خریدی گئی گاڑیاں اور اسلحہ اب ریاست کی ملکیت ہے، اور ان کا غلط استعمال برداشت نہیں کیا جائے گا‘‘۔

ایس ایس پی آپریشنز مغربی نہر ڈویژن ڈاکٹر فرحان یوسف زئی نے بتایا کہ ملیشیا کے خلاف کارروائی کے لیے 2 ہزار 400 اہلکار تعینات کیے گئے ہیں جن میں ایف سی، پولیس اور ایلیٹ فورس کے دستے شامل ہیں۔ ان کے مطابق ریگزارکوٹ کے 4 داخلی راستوں پر ناکے قائم کر دیے گئے ہیں اور کسی کو بھی بغیر شناختی کارڈ اور اجازت نامے کے علاقے میں داخل نہیں ہونے دیا جا رہا۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف صرف ملیشیا کے مسلح جتھے ہیں، عام شہری ہمارے دشمن نہیں‘‘۔

ڈاکٹر ثمینہ ارشد خان نے بتایا کہ ہسپتال کے 105 میں سے 43 مریض اور عملے کے 12 ارکان کو ایمبولینسوں اور نجی گاڑیوں کے ذریعے محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا۔ ان کے مطابق ہسپتال کی بجلی کی فراہمی منقطع ہونے کے بعد جنریٹر پر انحصار کیا جا رہا ہے اور ایندھن کے ذخائر صرف 36 گھنٹے کے لیے کافی ہیں۔

ڈپٹی کمشنر مغربی نہر کالونی سید ذوالفقار حسین بخاری نے ایک ہنگامی پریس بریفنگ میں کہا کہ ضلعی انتظامیہ نے ریگزارکوٹ کے 14 دیہات سے 3 ہزار 200 خاندانوں کو نکالنے کے لیے 27 بسیں اور 9 ایمبولینسیں روانہ کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم کسی کو زبردستی نہیں نکال رہے، لیکن جو لوگ رات 10 بجے تک نہیں نکلے، ان کی ذمہ داری وہ خود ہوں گے‘‘۔ انہوں نے بتایا کہ متاثرہ علاقے میں 2 عارضی طبی کیمپ قائم کیے گئے ہیں جہاں 1 ہزار 450 افراد کو منتقل کیا جا چکا ہے۔

ڈی سی او نے کہا کہ ضلع کونسل مغربی نہر کالونی کے 6 ارکان کو ان کے گھروں سے حراست میں لیا گیا ہے اور ان کے خلاف مقدمات درج کیے جا رہے ہیں۔ ان میں کونسل کے چیئرمین حاجی نذیر احمد ڈوگر اور وائس چیئرمین شمیم اختر بھی شامل ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’کونسل کے فنڈز سے خریدی گئی گاڑیاں اور اسلحہ اب ریاست کی ملکیت ہے، اور ان کا غلط استعمال برداشت نہیں کیا جائے گا‘‘۔

ایس ایس پی آپریشنز مغربی نہر ڈویژن ڈاکٹر فرحان یوسف زئی نے بتایا کہ ملیشیا کے خلاف کارروائی کے لیے 2 ہزار 400 اہلکار تعینات کیے گئے ہیں جن میں ایف سی، پولیس اور ایلیٹ فورس کے دستے شامل ہیں۔ ان کے مطابق ریگزارکوٹ کے 4 داخلی راستوں پر ناکے قائم کر دیے گئے ہیں اور کسی کو بھی بغیر شناختی کارڈ اور اجازت نامے کے علاقے میں داخل نہیں ہونے دیا جا رہا۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف صرف ملیشیا کے مسلح جتھے ہیں، عام شہری ہمارے دشمن نہیں‘‘۔

(صفحہ 1 سے آگے)

ہوگئی۔ ڈاکٹر ثمینہ ارشد خان نے بتایا کہ ہسپتال کے 105 میں سے 43 مریض اور عملے کے 12 ارکان کو ایمبولینسوں اور نجی گاڑیوں کے ذریعے محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا۔ ان کے مطابق ہسپتال کی بجلی کی فراہمی منقطع ہونے کے بعد جنریٹر پر انحصار کیا جا رہا ہے اور ایندھن کے ذخائر صرف 36 گھنٹے کے لیے کافی ہیں۔

ڈپٹی کمشنر مغربی نہر کالونی سید ذوالفقار حسین بخاری نے ایک ہنگامی پریس بریفنگ میں کہا کہ ضلعی انتظامیہ نے ریگزارکوٹ کے 14 دیہات سے 3 ہزار 200 خاندانوں کو نکالنے کے لیے 27 بسیں اور 9 ایمبولینسیں روانہ کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم کسی کو زبردستی نہیں نکال رہے، لیکن جو لوگ رات 10 بجے تک نہیں نکلے، ان کی ذمہ داری وہ خود ہوں گے‘‘۔ انہوں نے بتایا کہ متاثرہ علاقے میں 2 عارضی طبی کیمپ قائم کیے گئے ہیں جہاں 1 ہزار 450 افراد کو منتقل کیا جا چکا ہے۔

ڈی سی او نے کہا کہ ضلع کونسل مغربی نہر کالونی کے 6 ارکان کو ان کے گھروں سے حراست میں لیا گیا ہے اور ان کے خلاف مقدمات درج کیے جا رہے ہیں۔ ان میں کونسل کے چیئرمین حاجی نذیر احمد ڈوگر اور وائس چیئرمین شمیم اختر بھی شامل ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’کونسل کے فنڈز سے خریدی گئی گاڑیاں اور اسلحہ اب ریاست کی ملکیت ہے، اور ان کا غلط استعمال برداشت نہیں کیا جائے گا‘‘۔

ایس ایس پی آپریشنز مغربی نہر ڈویژن ڈاکٹر فرحان یوسف زئی نے بتایا کہ ملیشیا کے خلاف کارروائی کے لیے 2 ہزار 400 اہلکار تعینات کیے گئے ہیں جن میں ایف سی، پولیس اور ایلیٹ فورس کے دستے شامل ہیں۔ ان کے مطابق ریگزارکوٹ کے 4 داخلی راستوں پر ناکے قائم کر دیے گئے ہیں اور کسی کو بھی بغیر شناختی کارڈ اور اجازت نامے کے علاقے میں داخل نہیں ہونے دیا جا رہا۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہمارا ہدف صرف ملیشیا کے مسلح جتھے ہیں، عام شہری ہمارے دشمن نہیں‘‘۔

عطارد/زحل کا اجتماعیہ

ہمہ اجتماعی چیز، نشہ، جذبہ/ہیجان، مشروبات، انتہا پسندانہ نظریات اور ہر وہ شے جو انسان کو اس کی اصل حقیقت سے دور کرے، ممانعت کا حکم دیتی ہے۔ ممانعت کی وجہ سے ان اشیا کی خرید و فروخت، ذخیرہ اندوزی، اسمگلنگ اور ان کے کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حرام ہوجاتی ہے۔ ممانعت کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جاتی ہے۔ ممانعت کی وجہ سے ان اشیا کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے اور اس کاروبار سے وابستہ افراد کو بہت زیادہ منافع ہوتا ہے۔ ممانعت کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جاتی ہے۔ ممانعت کی وجہ سے ان اشیا کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے اور اس کاروبار سے وابستہ افراد کو بہت زیادہ منافع ہوتا ہے۔

عطارد/زحل کا اجتماعیہ

ہمہ اجتماعی چیز، نشہ، جذبہ/ہیجان، مشروبات، انتہا پسندانہ نظریات اور ہر وہ شے جو انسان کو اس کی اصل حقیقت سے دور کرے، ممانعت کا حکم دیتی ہے۔ ممانعت کی وجہ سے ان اشیا کی خرید و فروخت، ذخیرہ اندوزی، اسمگلنگ اور ان کے کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حرام ہوجاتی ہے۔ ممانعت کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جاتی ہے۔ ممانعت کی وجہ سے ان اشیا کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے اور اس کاروبار سے وابستہ افراد کو بہت زیادہ منافع ہوتا ہے۔

عطارد/زحل کا اجتماعیہ

ہمہ اجتماعی چیز، نشہ، جذبہ/ہیجان، مشروبات، انتہا پسندانہ نظریات اور ہر وہ شے جو انسان کو اس کی اصل حقیقت سے دور کرے، ممانعت کا حکم دیتی ہے۔ ممانعت کی وجہ سے ان اشیا کی خرید و فروخت، ذخیرہ اندوزی، اسمگلنگ اور ان کے کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی بھی حرام ہوجاتی ہے۔ ممانعت کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دی جاتی ہے۔ ممانعت کی وجہ سے ان اشیا کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے اور اس کاروبار سے وابستہ افراد کو بہت زیادہ منافع ہوتا ہے۔